BEFORE THE KHYBER PAKHTUNKHWA SERVICE TRIBUNAL, PESHAWAR

S.A.No.24/2019

Ihsan ul Haq..Appellant

Versus

Director E&SE and others ....Respondents

---

REJOINDER ON BEHALF OF APPELLANT

Respectfully Sheweth:

REPLY PRELIMINARY OBJECTIONS

All preliminary objections has been taken in routine, the appellant has a cause of action and there is nothing on behalf of appellant to stop him to file titled appeal. The judgment referred in preliminary objection No.3 is regarding the transfer of the appellant, which was challenged by him. The appeal is very much maintainable and the appellant has not concealed anything from this hon'ble Tribunal and there is no malafide on behalf of the appellant in fact there is no complaint against the appellant, but the compliant mentioned by the respondents were filed by the Timber Mafia against whom, the appellant was very much active, because they were busy in cutting of trees.

FACTS

1. In reply to para-1, it is stated that at the time of filing of appeal, the appellant was serving as SCT (BPS-16).

2. Para-2 of the comments is wrong and incorrect, while facts mentioned in Para-2 of the appeal are correct. The complaints mentioned in para-2 of the reply were being orchestrated by the Timber Mafia in order to involve the appellant in false litigation. The FIR mentioned in the para-2 was also lodged against the appellant with malafide intention and in that the appellant is being acquitted by the ASJ, Chitral. (Copy of order is Annex "A")

3. Para-3 of the comments is wrong and incorrect and the facts mentioned in Para-3 of the appeal are reiterated. The appellant was regularly performing his duties and the same fact is clear from the application & report given by Chairman PTA (Copy of application & report is Annex "B & C"). The case mentioned in Para-3 was not filed by the appellant.

4. Para-4 of the comments is wrong and incorrect and the facts mentioned in the Para-4 are reiterated. Further the malafifde is clearly on behalf of respondents.

5. Para-5 to Para-8 are wrong and incorrect, while facts mentioned in Para-5 to 8 of the appeal are reiterated.

6. Para-9 is wrong and incorrect, the appellant has always approached the Courts or other superior authorities in order to enforce his rights.

GROUNDS:

A-J Grounds A to E of the comments are wrong and incorrect, while that of appeal is correct.

PRAYER

It is, therefore, prayed that on acceptance of this rejoinder the writ petition may very graciously be accepted in toto.

Appellant
Through

Nasir Mehmood
Advocate Supreme Court

AFFIDAVIT

I, do hereby affirm and declare as per information furnished by my client the contents of the accompanying **Rejoinder** are true and correct and nothing has been concealed from this Hon'ble Court.

KHALID MAHMOOD ADVOCATE PESHAWAR HIGH COURT ATTESTED NOTARY PUBLIC

26-11-9

Deponent

(4)

Annexure "A"

R R No 114 482/16 Session Record Room CHITRAL

<u>بعدالت جناب شوکت احمد خان ایڈیشنل سیشن جج/اضافی ضلع قاضی چترال</u>

نمبر مقدمہ: 16/PPC سال2013

تاریخ رجوعہ: 30-07-2013

تاریخ فیصلہ: 07-04-2016

سرکار بذریعہ حضرت عمر ولد کٹور سکنہ نگر دروش چترال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مستغیث)

بنام

گل زرین، شیر زاہد پسران یادودہ ساکنان بیلہ شیشی کوہ، احسان الحق ولد محمد عزیز سکنہ کالاس حال چکیدام دروش ضلع چترال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(ملزمان)

<u>مقدمہ علت نمبر 179 محررہ 01.07.2013 جرم 302/34/109PPC تھانہ دروش</u>

<u>فیصلہ:</u>

FIR میں مختصر احالات مقدمہ یوں درج کئے گئے ہیں کہ بدوران گشت مقامی پولیس تھانہ دروش کو بمقام برگاہ نسار شیشی کوہ مسمی ملنگ ولد بادشاہ قوم گجر سکنہ بیلا شیشی کوہ نے ہمراہ ایک نعش جو کہ ٹیوٹا گاڑی نمبری 1134-DMR میں رکھی گئی تھی، رپورٹ کیا کہ کل مورخہ 30.06.2013 کو وہ اپنے بال بچوں کے ہمراہ مال مویشی لے کر بانڈہ کھیاری میں موجود تھا کہ بوقت 19:45 بجے مسمات تاج زوجہ یادودہ نے اس کے کوٹے آکر بتلایا کہ مسمی جان زادہ ولد ملنگ سکنہ نگر دروش نے اسے مارا ہے۔ اس نے اس کو تسلی دی اور نماز عصر کی تیاری کرنے لگا کہ دریں اثناء حسن جان زوجہ میر /بے نے کوٹے آکر کہا کہ اس کے داماد مسمی جان زادہ ولد ملنگ سکنہ نگر کو مسمیان شیر زادہ وگل زرین پسران یادودہ ساکنان بیلا نے پتھر سے مار کر زخمی کیا ہے جس پر وہ جائے وقوعہ پہنچ کر دیکھا کہ واقعی مسمی جان زادہ سر پر زخمی ہوکر، زخمی حالت میں موقع پر پڑا تھا۔ دریافت پر اس نے شیر زادہ وگل زرین پسران یادودہ کو اسے پتھر سے وار کر کے زخمی کرنا بتلایا۔ وہ مجروح کو میر کے کوٹہ کے اندر لے گیا اور ہسپتال لے جانے کے لئے کہا مگر مجروح نے کہا کہ اب رات ہو چکی ہے صبح ہسپتال جائیں گے۔ اسی دوران مسمیان اسرار الدین ولد سرتوڑ فضل جلیل ولد ریشم خان اور نقیب الرحمن ولد سید الرحمن م ہی میر کے کوٹہ پر مجروح کی حالت دریافت کرنے آئے۔ مجروح نے ان کو بتایا کہ مسمیان شیر زادہ، گل زریں پسران یادودہ نے پتھر مار کر اس کو زخمی کیا ہے۔ صبح سویرے وہ مجروح کو ہسپتال لے جانے کے لئے میر کے کوٹھا گیا مگر مجروح زخموں کی تاب نہ لاکر جان بحق ہوا تھا۔ اس رپورٹ پر برخلاف ملزمان مقدمہ ہذا درج رجسٹر ہوا۔

Attested
Copy Clerk
Session Court/Zilla
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

بدوران تفتیش مقتول کی بیوہ مسمات بی بی حاجرہ اور چچا حضرت عمر نے اپنے بیانات زیر دفعہ 164 ض ف قلمبند کرائے جس میں انہوں نے شیر زادہ اور گل زرین کے علاوہ مسمی احسان الحق پر مقتول کے قتل میں اعانت کے لیے دعویداری کی۔ اس لئے ملزم احسان الحق کو دفعہ 109 کے تحت ملزم نامزد کیا گیا۔

۳۔ مقدمہ ہذا میں تفتیش مکمل کی جا کر مکمل چالان زیر دفعہ 173 ضابطہ فوجداری برخلاف ملزمان گل زرین، شیر زاہد پسران یادودہ و احسان الحق ولد محمد عزیز برائے سماعت مقدمہ داخل عدالت کیا گیا۔ چالان مکمل عدالت ہذا کو بصیغہ منتقلی موصول ہوا اور بعد از موصولی مقدمہ ملزمان کو طلب عدالت کر کے کاروائی زیر دفعہ 265-C CrPC کی تکمیل کی گئی۔

۴۔ مورخہ 15.08.2013 کو ملزمان کے خلاف فرد جرم زیر دفعات 302/34/109 پی پی سی عائد کیا گیا جن فردات کے صحت جرم سے ملزمان انکاری ہوئے اور استغاثہ کی شہادتیں طلب کی گئیں۔

۵۔ استغاثہ نے مندرجہ ذیل گواہان اپنے مقدمہ کی تائید میں پیش کئے:

میر فیات خان SI چوکی کلاس بطور PW-01 پیش ہوا اس نے مقدمہ ھذا میں مسمی ملنگ جان کی رپورٹ پر مراسلہ مرتب کیا ہے اس نے اپنے بیان میں مندرجات مراسلہ کی ہو بہو دہرائی کی ہے۔

عبدالمراد کانسٹیبل نمبر 1153 نے بطور PW-02 پیش ہو کر بیان کیا کہ اس نے مورخہ 01.07.2013 کو میر فیات خان SI کے مراسلہ ExPA کو تھانہ دروش پہنچایا ہے۔

نظار خان ASI نے بطور PW-03 نے پیش ہو کر بیان کیا کہ اس نے بروئے درخواست ExPW-3/1 بیوہ مقتول بی بی حاجرہ کو عدالت میں پیش کر کے اس کا بیان قلم بند کرایا ہے۔ بیان ExPW-3/2 ہے اسی طرح اس نے بروئے درخواست ExPW-3/3 ملزم احسان الحق کا دو یوم حراست پولیس حاصل کیا ہے۔

اعمال الدین ASI نے بطور PW-04 پیش ہو کر بیان کیا کہ اس نے مقدمہ ہذا میں ملزم احسان الحق کو گرفتار کر کے کارڈ گرفتاری ExPW-04/1 جاری کیا ہے۔

ملنگ ولد باج سکنہ بیلا شیشی کوہ نے بطور PW-05 پیش ہو کر بیان کیا کہ مورخہ 30.06.2013 کو وہ اپنے بال بچوں کے ہمراہ اپنے مویشی لے کر کھیاری بانڈہ میں موجود تھا کہ مغرب کی آذان کے وقت مسماۃ تاج زوجہ یادودہ اس کے بانڈہ میں آ کر اسے بتایا کہ جان زادہ کے ساتھ تکرار ہو کر جان زادہ نے اس کی پٹائی کی ہے اس

RRo 488/16

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZC
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

نے اسکو تسلی دی کہ اس دوران مسماۃ حسن جان اس کے کوٹے میں آ کر بتایا کہ اس کے داماد جان زادہ کو مسمیاں شیر زادہ اور گل زرین نے پتھروں سے وار کر کے زخمی کیا ہے۔ تسلی کے لئے جائے وقوعہ پہنچ کر دیکھا کہ واقعی جانزادہ زخمی حالت میں موقع پر پڑا ہے۔ اس نے جانزادہ سے دریافت کیا جس پر اس نے مذکورہ بالا کسان کا نام لیا اس نے مجروح جانزادہ کو میر کے کوٹہ لے گیا اور ہسپتال لے جانے کی تیاری کرنے پر مجروح نے کہا کہ رات ہو چکی ہے صبح ہسپتال جائیں گے۔ اس دوران مجروح کی بیمار پرسی کے لیے اسرار الدین، فضل جلیل، اور نقیب الرحمٰن بھی آئے۔ وہ دیگر ہمرائیاں کے ساتھ پھر میر کے کوٹہ پر جا کر مجروح کو ہسپتال لے جانے کی تیاری کرنے لگا مگر مجروح زخموں کی تاب نہ لا کر جان بحق ہوا۔ اس نے نعش مقتول کو چارپائی میں ڈال کر ہسپتال لے جا رہا تھا کہ راستے میں پولیس ملاقی ہوئی اور اس نے وقوعہ کی بابت رپورٹ کی۔ مندرجات ExPA FIR کو اس نے دیکھا ہے جو کہ درست ہیں تاہم مجروح نے اس کے سامنے کہا تھا کہ ملزم احسان الحق کے ایماء پر شیر زادہ اور گل زرین اس پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ کیونکہ احسان الحق نے اسے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی تھی۔ نہ معلوم اس کی رپورٹ میں پولیس نے یہ الفاظ کیوں نہیں لکھے ہیں۔

جان پری دختر ملنگ نے بطور PW-06 پیش ہو کر بیان کیا کہ اس کا بیان ماقبل عدالت جوڈیشل مجسٹریٹ میں قلمبند شدہ ہے جو کہ درست ہے اور ExPW-6/1 ہے۔ وہ اور اس کی ساس مورخہ 30.06.2013 کو بوقت شام اپنے اپنے بکریوں کو دودھ رہے تھے کہ اس دوران انکی بکریاں مسمیاں شیر زادہ اور گل زرین کے بکریوں کے ریوڑ میں گھس گئیں۔ مقتول جانزادہ انکو علیحدہ کرنے کی خاطر شیر زادہ اور گل زرین کے بکریوں کے ریوڑ میں گیا اور اپنی بکریاں علیحدہ کرنے لگا تو شیر زادہ اور گل زرین اس پر حملہ آور ہوئے۔ شیر زادہ نے اسے پکڑا اور گل زرین نے تیز دھار پتھر سے اس پر وار کیا جس پر مقتول زخمی ہو کر گر گیا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ ملزمان شیر زادہ اور گل زرین وقوعہ کے بعد بھاگ نکلے اور وہ اور اس کی ساس مقتول کو زخمی حالت میں اٹھا کر کوٹہ میں لے آئے۔ اس دوران مسمیاں ملنگ، نقیب الرحمٰن، فضل جلیل اور اسرار بھی وہاں آئے اور مقتول کے سر سے بہنے والے خون کو روکنے کی کوشش کی۔ لوگوں کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ احسان الحق کے کہنے پر شیر زادہ اور گل زرین نے اس پر حملہ کر کے تیز دھار پتھر سے وار کر کے اسے زخمی کیا ہے۔ مجروح رات 11 بجے تک ہوش میں تھا اس کے بعد بے ہوش ہو کر زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہوا۔ اسکے بھائی نے وقوعہ سے پہلے بھی اسے بتایا تھا کہ اسے یعنی جان زادہ کو مسمی احسان الحق سے جان کا خطرہ ہے کیونکہ احسان الحق اسے دھمکیاں دے رہا تھا اور اگر

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

اسے کچھ ہو گیا تو ملزم احسان الحق ذمہ دار ہوگا۔ اس نے اپنے مکمل یقین اور چشم دید واقعہ کی بنیاد پر ملزمان شیر زادہ اور گل زرین پر جبکہ اپنے بھائی کے کہنے کے موجب ملزم احسان الحق پر دعویداری کی ہے جو کہ درست ہے۔

حسن جان زوجہ میرے نے بطور PW-07 پیش ہو کر بیان کیا کہ اس کا بیان ماقبل روبرو جوڈیشل مجسٹریٹ میں قلم بند شدہ ہے جو کہ ExPW-7/1 ہے اور جس پر اس کا نشان انگشت درست طور پر ثبت ہے۔ مورخہ 30.06.2013 کو بوقت شام وہ اور جان پری دختر ملنگ جائے وقوعہ کھیاری بانڈہ میں بکریوں کو دودھ رہے تھے۔ اس دوران ہماری بکریاں شیر زادہ، گل زرین پسران یادودہ کے بکریوں کے ریوڑ میں گھس گئے تھے تو جانزادہ مقتول ان بکریوں کو علیحدہ کرنے کی خاطر شیر زادہ اور گل زرین کے بکریوں کے ریوڑ میں چلا گیا اور بکریوں کو علیحدہ کر رہا تھا کہ مذکورہ بالا دو ملزمان نے اس پر حملہ کیا کہ تم ہمارے بکریوں کے ریوڑ میں کیوں آئے۔ اس دوران شیر زادہ نے اسے پکڑا اور گل زرین نے تیز دھار پتھر سے اس کے سر پر وار کیا اور مقتول جانزادہ موقع پر گر گیا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ یہ سب کچھ ہم نے اپنے آنکھوں سے دیکھا۔ ملزمان شیر زادہ اور گل زرین وہاں سے بھاگ گئے۔ انہوں نے مقتول کو بمشکل اٹھا کر کوٹہ خود لے آئے۔ اس کے بعد مسمی ملنگ ولد باچہ، نقیب الرحمٰن ولد سید الرحمٰن، فضل جلیل ولد روشم خان، اسرار ولد سرتو ژبھی وہاں پہنچے۔ جانزادہ اپنے ہوش وحواس میں تھا اور خود بیان کیا کہ مجھے شیر زادہ نے پکڑ لیا اور گل زرین نے تیز دھار پتھر سے اس کے سر پر وار کر کے اسے زخمی کیا۔ ساتھ بتایا کہ یہ سب کچھ شیر زادہ اور گل زرین نے ملزم احسان الحق کے ایماء پر کیا ہے۔ مقتول رات گیارہ بجے تک ہوش وحواس میں تھا اور مقتول اپنی حیات میں بھی یعنی زخمی ہونے سے قبل بھی اسے بار بار بتایا تھا کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو اس کی ذمہ داری ملزم احسان الحق پر ہوگی کیونکہ احسان الحق اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔

سردار ولی SI/OII تھانہ دروش نے بطور PW-08 پیش ہو کر بیان کیا کہ اس نے 02.07.2013 کو نقشہ موقع ExPW-8/1 مرتب کیا ہے۔ اس نے خون آلود اشیاء درخواست ExPW-8/2 کی رو سے FSL کو ارسال کئے ہے۔ بروئے فرد مقبوضگی ExPW-8/3 جائے وقوعہ میں پڑا ہوا پتھر جس پر بارش کی وجہ سے خون کے داغ مٹ گئے تھے جو کہ ExPA ہے قبضہ پولیس کر کے پارسل تیار کیا۔ فرد مقبوضگی ExPW-8/4 کے تحت روبروئے گواہان دروان ملاحظہ موقع مقتول جانزادہ کے کوٹہ میں اس کے زخمی سر پر باندھا ہوا رومال خون آلود برنگ سفید، قدرے مٹی خون آلود، خشک جائے خون آلود، رضائی کے غلاف پر تے خون آلود برنگ سرخ مائل

Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

قبضہ پولیس کیا۔ رومال ExPB ہے۔ مٹی خون آلود ExPC ہے چائے خون آلود ExPD ہے۔ ملزم احسان الحق محکمہ تعلیم میں CT ٹیچر ہے۔ اس کی محکمہ کو اطلاع دے کر انفارمیشن لیٹر ExPW-8/5 ہے۔ بروئے درخواست ExPW-8/6 ملزم احسان الحق کا دو یوم حراست پولیس حاصل کر کے تفتیش کیا ہے۔ بروئے درخواست ExPW-8/7 گواہان فضل جلیل، نقیب الرحمان اور حضرت عمر کے بیانات قلمبند کئے ہیں جو کہ ExPW-8/8، ExPW-8/9 اور ExPW-8/10 ہیں۔ ملزمان شیر زاہد اور گل زرین کو گرفتار کر کے کارڈ گرفتاری ExPW-8/11 جاری کیا ہے۔ شیر زادہ جس کا اصل نام شیر زاہد تھا کے نام کی درستگی کر کے ExPW-8/12 ہے۔ ملزم احسان الحق کی مزید حراست کی درخواست ExPW-8/13 مسترد ہونے پر اسے حوالات جوڈیشل پہنچایا ہے۔ بروئے درخواست ExPW-8/14 حسن جان اور جان پری کے بیانات ExPW-8/15 اور ExPW-6/1 قلم بند کرائے ہیں۔ بروئے درخواست ExPW-8/16 ملزمان شیر زاہد اور گل زرین کے تین یوم حراست پولیس حاصل کیا ہے۔ بروئے درخواست ExPW-8/17 ملزمان کو عدالت میں اقبالی بیان کے لئے پیش کئے ہیں جس میں ملزم گل زرین نے اقبال جرم کیا جبکہ ملزم شیر زاہد انکاری ہوا۔ اقبالی بیان ExPW-8/18 ہے۔ مستغیث کی دعویداری پر اس نے ملنگ کی جگہ حضرت عمر کو مستغیث نامزد کر کے کارڈ نامزدگی ExPW-8/19 ہے۔ فہرست ورثاء مقتول ExPW-8/20 ہے۔ آلہ قتل کے تصاویر ExPW-8/21، ExPW-8/22 اور ExPW-8/23 ہیں۔ اس نے گواہان فرد، واقعاتی وچشم دید کے بیانات زیر دفعہ 161 ض۔ف قلم بند کرائے ہیں۔

نیاز ولد میاں گل جان بطور PW-09 پیش ہو کر بیان کیا کہ وہ فرد مقبوضگی ExPW-8/3 کا گواہ حاشیہ ہے اور ساتھ ساتھ فرد مقبوضگی ExPW-8/4 کا بھی گواہ حاشیہ ہے۔

فضل جلیل ولد روشن خان نے بطور PW-10 پیش ہو کر بیان کیا کہ اس کا بیان ماقبل عدالت جوڈیشل مجسٹریٹ دورش میں قلم بند شدہ ہے جو کہ ExPW-8/8 ہے۔ وقوعہ کے دن وہ اپنے کوٹھ میں موجود تھا کہ معلوم ہوا کہ جانزادہ کو شیر زاہد و گل زرین نے پتھر سے وار کر کے زخمی کیا ہے۔ وہ تسلی کے لئے کوٹھ میں پہنچا تو دیکھا کہ جانزادہ زخمی حالت میں پڑا تھا اور کچھ دیر بعد اسرار الدین اور نقیب الرحمٰن بھی وہاں پہنچے۔ نقیب الرحمٰن جو کہ ملزمان کے جانزادہ کو پتھر سے وار کرتے ہوئے اور زخمی کرتے ہوئے دیکھا تھا بھی کوٹھ میر خان آیا۔ اس وقت جانزادہ اپنے ہوش و حواس میں تھا۔ اس نے اسے بتایا کہ اس کی بکریاں شیر زادہ اور گل زرین کے بکریوں کے ساتھ شامل ہو گئے

07/04/16

RR no. 482/16

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
29/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

تھے اور وہ بکریوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر رہا تھا کہ شیرزاہد اور گل زرین وہاں آئے۔ شیرزاہد نے اسے پکڑا اور گل زرین نے پتھر سے اس پر وار کیا۔ نیز جانزادہ نے انہیں یہ بھی بتایا کہ یہ سب کچھ ملزم احسان الحق کے ایماء پر ہوا ہے

نقیب الرحمٰن ولد سید الرحمٰن نے بطور PW-11 پیش ہو کر بیان کیا ہے کہ وہ جائے وقوعہ کے نزدیک موجود تھا کہ مجروح جانزادہ کی بکریاں شیرزاہد اور گل زرین کے بکریوں کے ساتھ مل چکے تھے۔ جان زادہ اپنے بکریوں کو شیرزاہد اور گل زرین کے بکریوں سے علیحدہ کر رہا تھا۔ کہ اس دوران مسمی شیرزاہد و گل زرین نے ادھر آکر جھگڑا شروع کیا کہ تم نے اپنے بکریوں کو ہمارے بکریوں کے ساتھ کیوں ملایا ہے اسی تو تو میں میں شیرزاہد نے جانزادہ کو پکڑا اور زدوکوب کرنا شروع کیا اور گل زرین نے پتھر سے جانزادہ پر وار کیا جس سے وہ زخمی ہو کر گر گیا وہ کچھ دیر بعد مجروح جانزادہ سے ملنے اور بیمار پرسی کے لئے کوٹہ گیا۔ مجروح جانزادہ زخمی تھا۔ اس کے عیادت کے لئے اسرار الدین اور فضل جلیل موجود تھے۔ انہوں نے مجروح سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ اس کی بکریاں گل زریں کی بکریوں کے ساتھ مل گئے تھے وہ ان کو علیحدہ کر رہا تھا کہ شیرزاہد نے اسکو پکڑا اور گل زرین نے اس پر پتھر سے وار کیا اور اس کو زخمی کیا۔ مجروح نے یہ بھی کہا کہ یہ سب کچھ احسان الحق کے ایماء پر ہوا ہے۔

صوال بی بی زوجہ ملنگ نے بطور PW-12 پیش ہو کر بیان کیا کہ وہ وقوعہ کے وقت موجود نہیں تھی۔ تاہم بعد میں اسے پتا چلا کہ اس کے بیٹے کو قتل کیا گیا ہے اور اسکی دعویداری ملزمان پر ہوئی ہے اور وہ بھی ملزمان کے خلاف دعویدار ہے۔

بی بی حاجرہ نے بطور PW-13 پیش ہو کر بیان کیا کہ اس کے خاوند کے ساتھ اس کا نکاح ہو کر سات آٹھ سال گزر چکے ہیں اور اس کے بطن سے اس کے شوہر کی ایک بیٹی وقوعہ کے وقت دو ماہ کی تھی۔ اس کے شوہر کو مسمیاں شیرزاہد و گل زرین نے ملزم احسان الحق کے ایماء پر قتل کیا ہے۔ ملزم احسان الحق اس کے شوہر کو بار بار دھمکیاں دے رہا تھا اور اس کا ذکر اس کے شوہر نے کئی بار اس کے سامنے کیا تھا۔ اسے یقین اور تسلی ہے کہ اس کے شوہر کے قتل میں ملزم احسان الحق کا برابر کا ہاتھ ہے۔

اسرار الدین ولد سرتوڑ نے بطور PW-14 پیش ہو کر بیان کیا کہ نماز مغرب سے بعد اور خفتان ویلہ سے قبل اسے خبر ملی کہ جانزادہ زخمی ہو چکا ہے۔ اس اطلاع پر وہ جانزادہ کے پاس گیا۔ جانزادہ زخمی حالت میں تھا اس کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ شیرزادہ اور گل زرین نے اسے پتھر سے وار کر کے زخمی کیا اور بہانہ بکریوں کا بنایا ہے۔

RKno. 48a/16
Attested
Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
26/4/16
ATTESTED
TO BE TRUE COPY

117

(۷)

10

اس سارے واقعے میں احسان الحق کا ہاتھ ہے۔

ڈاکٹر محمد تیمور میڈیکل آفیسر THQ ہسپتال دروش بطور PW-15 پیش ہوکر بیان کیا کہ مورخہ 01.07.2013 کو نعش مقتول جانزادہ مقامی پولیس نے مع نقشہ ضرر و فرد صورتحال بغرض پوسٹ مارٹم ہسپتال لانے پر اس نے دن کی روشنی میں نعش مقتول کی پوسٹ مارٹم کی۔ اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ ExPW-15/1، ExPW-15/2، ExPW-15/3 اور ExPW-15/4 ہیں نیز اس نے نعش مقتول کے بدن کا ڈائیگرام بھی مرتب کیا ہے جو کہ ExPW-15/5 اور ExPW-15/6 ہیں۔ اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کچھ یوں ہے

Name: Jan Zada

Fathers Name: Malang

Caste: Gujar

Residence: Nagar Drosh

T/R:

ASkar Gol Shishi Koh

Sex: Male

Age: 30 Years

Body brought by police and identifed by police.

Whence brought THQ Hospital Drosh.

DATE AND HOURS:

Death 05:00 am (01.07.2013) approximately

Examination of body: 04:50 pm (01.07.2013)

Dispatch of matter to chemical examiner

Nil

Information furnished by police___strike with blunt object on head.

EXTERNAL APPEARANCE

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
26/4/16

RRc: 482/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

(11)

(i) Nil

(ii) Stout

(iii) Wounds,brusies etc_____ Single wound on top of head.

About one inch in length. Lecerated margins. Muscles crushed.

Bone exposed and fractured.

THORAX:

From serial No. 1 to 7 all are intact.

ABDOMEN:

From serial No. 1 to 13 all are intact.

MUSCLES, BONES, JOINTS

inatct (in rest of the body)

REMARKS BY MEDICAL OFFICER

Death occured due to head injury.

Duration between injury and death: 08 to 16 hours

(approximately)

Duration between death and post mortem: 10 to 12 hours.

RRao' 482/16

پوسٹ مارٹم رپورٹ میرے ہاتھ کا تحرر کردہ اور اس پر میرا دستخط اور مہر درست طور پر ثبت ہیں۔

طیب علی اعوان جوڈیشل مجسٹریٹ دروش نے بطور PW-16 پیش ہو کر بیان کیا کہ مورخہ 10.07.2013 کو درخواست ExPW-8/17 ہمراہ ملزمان شیر زاہد اور گل زرین کو برائے قلم بندی اقبالی بیانات اس کے عدالت میں اسے پیش کیا گیا۔ اس نے ملزمان سے دریافت کرنے پر ملزم شیر زاہد اقبالی بیان دینے سے انکاری ہوا جبکہ ملزم مسمی گل زرین ولد یادودہ اقبالی بیان دینے کے لئے تیار ہونے پر اس نے ملزم کی ہتھکڑیاں کھول کر اپنے پاس بٹھایا اور تمام پولیس والوں بشمول APP و نائب کورٹ کو عدالت چھوڑنے کی ہدایت کی۔ اس

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

کے بعد ملزم گل زرین کو اپنا تعارف کرایا اور اسے بتایا کہ وہ اقبال جرم کرنے کا پابند نہ ہے اور اگر وہ اقبال جرم کرتا ہے تو یہی اقبال جرم اس کے خلاف بطور شہادت استعمال ہوگی اور وہ اس کے خلاف بطور گواہ گواہی دے گا۔ اس نے ملزم کو سوچنے کے لئے آدھے گھنٹے کا وقت دیا جب ملزم پوری طرح اقبال جرم کرنے کے لئے تیار ہوا تو اس نے سوال نامہ ExPW-16/1 اس سے پوچھنے کے بعد پر کیا اس نے بارہ بجے دن اس کا بیان قلم بند کرنا شروع کیا اور 12:45 بجے اس کا بیان مکمل کیا۔ اس نے اپنا بیان بہ زبان پشتو دیا جس کو اس نے اردو زبان میں تحریر کیا۔ بیان مکمل ہونے کے بعد ملزم کو پڑھ کر سنایا جب اس نے بیان کو سمجھنے کے بعد درست تسلیم کیا تو بیان پر اس کا نشان انگشت ثبت کرایا اور سوال نامہ پر بھی اس کا نشان انگشت ثبت کرایا۔ تصدیقی سرٹفیکیٹ ExPW-16/3 ہے جبکہ بیان ExPW-8/18 ہے۔ ہر سہ دستاویزات پر اس کا دستخط درست طور پر ثبت ہے۔

حضرت عمر ولد کٹور نے بطور PW-17 پیش ہو کر بیان کیا کہ مقتول جانزادہ اس کے بڑے بھائی ملنگ مرحوم سکنہ نگر دروش کا بیٹا تھا اور اس کا سگا بھتیجا تھا۔ اس کے بھائی ملنگ کا آج سے کوئی 13/14 سال قبل انتقال ہوا ہے۔ مقتول جانزادہ کی شادی ہو کر 6/7 سال کا عرصہ گزر گیا تھا اور اس کی ایک بچی ان کے قتل کے وقت بقید حیات تھی اور اس کی سرپرستی میں تھی جو کہ بعد میں وفات پا گئی۔ اس کا مقتول بھتیجا اپنے مال مویشیاں لے کر اپنے سسرال کی بانڈہ میں گیا ہوا تھا۔ اس نے جاتے ہوئے بھی اسے یہ بتایا تھا کہ اسے ملزم احسان الحق سے جانی خطرہ ہے۔ مورخہ 30.06.2013 کو مسمیان شیرزادہ اور گل زرین پسران یادودہ سکنہ بیلا شیشی کوہ نے جانزادہ کو پتھر سے وار کر کے قتل کرنے کا اسے اطلاع ملی۔ وقوعہ کی رپورٹ مسمی ملنگ ولد باج نے کی تھی اور اس کی رپورٹ کو بنیاد بنا کر FIR چاک کیا گیا تھا۔ اس نے وقوعہ کی اطلاع پا کر مقامی SHO کو درخواست دی کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کے بھتیجے جانزادہ کے قتل میں مسمی احسان الحق ولد محمد عمر عزیز سکنہ کلاس شیشی کوہ جو کہ دام دروش میں رہتا ہے کا براہ راست ہاتھ ہے اور وقوعہ ہر دو ملزمان نے ملزم احسان الحق کی ایماء پر اور مشورہ پر کیا ہے۔ اس کے مقتول بھتیجا نے اس کے سامنے کئی بار یہ ذکر کیا تھا کہ اسے ملزم احسان الحق سے خطرہ ہے اور اسے قتل کرنے کی بار بار دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس کا بیان عدالت میں زیر دفعہ 164 ض۔ف قلم بند شدہ ہے جو کہ درست ہے اور اس پر وہ قائم ہے۔ اس کے بھتیجے کا قتل ملزمان شیرزادہ اور گل زرین نے ملزم احسان الحق کی ایماء پر کیا ہے اور بعد میں ملزم گل زرین نے

Attested
Copy Clerk
Session Court/Z
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

13

عدالت میں یہ اقرار بھی کیا ہے کہ اسے ملزم احسان الحق نے جانزادہ کو قتل کرنے کے لئے رقم دیا تھا اور ملزم گل زرین جیل سے بھی ایک بیان حلفی میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر کہ بدوران کاراوئی مقدمہ ورثاء مقتول اور ملزمان شیرزاہد وگل زرین کے مابین راضی نامہ ہونے پر ملزمان شیرزاہد اور گل زرین کو بروئے آرڈرشیٹ نمبر 44 محررہ 24.08.2015 جرم زیر دفعات PPC 302/34 سے بری کیا گیا ہے۔ جبکہ ملزم احسان الحق کی حدتک مقدمہ قائم رہ کر ملزم احسان الحق کا بیان زیر دفعہ 342 ض ف قلمبند کیا گیا۔ تاہم ملزم نے اپنے بیان میں اپنے آپ کو بے گناہ ٹھہراتے ہوئے شہادت صفائی و بیان برحلف پیش نہ کرنے کے بابت عندیہ دیا جس کے بعد مثل مقدمہ برائے بحث رکھا گیا ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹر، وکیل مستغیث نے تحریری بحث پیش کی جو کہ شامل مسل ہے۔ وکیل ملزم کی بحث سنی گئی اور مواد موجود برمسل کا بغور مطالعہ کیا گیا۔

ملزمان شیرزاہد اور گل زرین بروئے راضی نامہ بروئے آرڈرشیٹ نمبر ۴۴ محررہ 24.08.2015 بری ہو چکے ہیں لہٰذا ان دونوں ملزمان کی حدتک مقدمہ کی میرٹ پر بحث سے احتراز کرتے ہوئے ذیل میں ملزم احسان الحق کی حدتک تصریحات قلمبند کی جاتی ہیں:

ابتدائی طور پر مقدمہ ہذا میں ملزمان شیرزاہد اور گل زرین پر دعویداری کی گئی تھی بعد میں مسماۃ بی بی حاجرہ (بیوہ مقتول)، مسمی حضرت عمر (چچا مقتول)، مسماۃ جان پری اور مسماۃ حسن جان کے اپنے اپنے بیانات زیر دفعہ 164 ض ف میں کی۔ ملزم احسان الحق ولد محمد عزیز پر مقدمہ ہذا میں اعانت کی دعویداری ہے اس لئے اس کو دفعہ 109PPC کے تحت نامزد کیا گیا ہے۔ شہادت کے دوران رپورٹ کنندہ ملنگ ولد باچہ، نقیب الرحمٰن، اسرارالدین اور فضل جلیل نے اپنے اپنے بیانات میں بھی اس بات کا ذکر کیا ہے کہ مقتول نے زخمی ہونے کے بعد ان کے سامنے یہ کہا تھا کہ ملزمان شیرزاہد اور گل زرین نے ملزم احسان الحق کی ایماء پر اس پر حملہ کیا ہے مگر اس کے برعکس بمطابق مراسلہ ExPA وقوعہ 30.06.2013 بوقت 1945 بجے رونما ہوا ہے۔ وقوعہ کی رپورٹ اگلے دن مورخہ

RR 10/480/11

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZC
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

(149) (147)

(11)

01.07.2013 بوقت 1330 بجے مسمی ملنگ ولد باچہ کی مدعیت میں درج کیا گیا ہے۔ مسمی ملنگ مقتول کا رشتہ دار نہ ہے اور ایک غیر جانبدار گواہ ہے۔ مراسلہ ExPA میں ملزمان شیرزادہ اور گل زرین پر براہ راست دعویداری کی گئی ہے۔ وجہ عداوت بمطابق مراسلہ ملزمان اور مقتول کے بکریوں کے ریوڑ کا آپسمیں گھل ملنا بتایا گیا ہے۔ چشم دید گواہاں مسماۃ جان پری، مسماۃ حسن جان، نقیب الرحمٰن بتائے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ مسمی اسرارالدین، نقیب الرحمٰن اور فضل جلیل کے سامنے مقتول نے زخمی ہونے کے بعد بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسمیان شیرزاہد اور گل زرین کو ملزمان نامزد کیا ہے۔ مراسلہ میں کہیں پر بھی ملزم احسان الحق کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مورخہ 03.07.2013 کو ملزم احسان الحق پر دعویداری کی گئی ہے۔ مسماۃ بی بی حاجرہ زوجہ مقتول جان زادہ کا بیان مورخہ 03.07.2013 کو قلمبند شدہ ہے جس میں اس نے ملزم احسان الحق پر مقتول جان زادہ کے قتل میں اعانت کا الزام لگایا ہے۔ مورخہ 05.07.2013 کو مسمی حضرت عمر جو کہ مقتول کا چچا ہے کا بیان زیر دفعہ 164 ض ف قلمبند کیا گیا ہے جس میں اس نے ملزم احسان الحق پر اعانت کی حد تک دعویداری کی ہے۔ اسی تاریخ کو چشم دید گواہاں میں سے فضل جلیل اور نقیب الرحمٰن کے بیانات زیر دفعہ 164 ض ف قلمبند شدہ ہیں مگر اس کے باوجود کہ اس وقت تک ملزم احسان الحق پر دعویداری ہو چکی تھی لیکن دونوں گواہاں میں سے کسی نے بھی ملزم احسان الحق پر اعانت کا الزام نہیں لگایا اور نہ ہی مقتول جانزادہ سے ایسا کوئی بیان منسوب کیا ہے کہ جس میں اس نے اپنی موت سے قبل ملزم احسان الحق پر اعانت کی دعویداری کی ہو۔ دیگر چشم دید گواہاں میں سے مسماۃ جان پری اور مسماۃ حسن جان کے بیانات مورخہ 06.07.2013 کو قلمبند شدہ ہیں۔ ہر دو گواہاں مقتول کے قریبی رشتہ داراں ہیں اور دونوں نے اپنے بیانات میں اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ مقتول جانزادہ نے زخمی ہونے کے بعد نقیب الرحمٰن، فضل جلیل اور اسرارالدین کے سامنے اور ان کی موجودگی میں بیان دیا تھا کہ ملزمان شیرزاہد اور گل زرین نے ملزم احسان الحق کی ایماء پر اس پر حملہ کیا تھا۔ مگر جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ مسمی نقیب الرحمٰن اور فضل جلیل نے اپنے بیانات زیر دفعہ 161 ض ف میں اس بات کا قطعاً ذکر نہیں کیا ہے۔ مذکورہ بالا حالات و واقعات سے ظاہر ہے کہ وقوعہ کے چشم دید گواہاں میں سے کسی نے بھی ابتدائی طور پر (ملنگ ولد باچہ نے اپنی رپورٹ میں، نقیب الرحمٰن اور

91/04/16

R.Rao! 482/16

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZO
Chitral
26/4/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

15

۔ فضل جلیل نے اپنے اپنے بیانات زیر دفعہ 164 ض ف میں) ملزم احسان الحق کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی اس کو اعانت کے لئے نامزد کیا ہے سوائے مقتول کے رشتہ داران کے۔ لہذا یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ملزم احسان الحق پر دعویداری سراسر سوچ بچار اور باہم مشورے کے بعد کی گئی ہے۔

دوئم: یہ کہ ملاحظہ مسل سے عیاں ہے کہ مقدمہ ہذا میں ظاہری طور پر وجہ عداوت ملزمان شیر زادہ اور گل زرین اور مقتول جانزادہ کے بکریوں کے ریوڑ کا آپس میں گھل مل جانا ہے۔ جملہ گواہاں نے اپنے بیانات میں اس بات کا واضح طور پر ذکر کیا ہے کہ فریقین میں جھگڑے کی بنیاد ان کے بکریوں کے ریوڑ کا آپسمیں شامل ہونا تھا۔ جہاں تک ملزم احسان الحق پر اعانت کی دعویداری ہے اس بابت مسل میں کوئی ایک لفظ بھی موجود نہ ہے کہ ملزم احسان الحق نے مسمی جان زادہ کو کیوں قتل کروایا۔ جملہ گواہاں نے اپنے بیانات میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ملزم احسان الحق موقع پر موجود تھا نہ ہی گواہان یا رشتہ داران مقتول اس کو جانتے تھے اور نہ ہی ملزم احسان الحق اور مقتول جانزادہ کے مابین کوئی کاروباری لین دین ہوا ہے۔ لہذا ان حالات و واقعات میں ملزم احسان الحق پر اعانت کی دعویداری بعید از فہم ہے۔

سوئم: یہ کہ استغاثہ کو بھی ایسا کوئی مواد صفحہ مسل پر نہیں لا سکے کہ جس سے ملزم کی طرف سے مقتول کے قتل سے پہلے کوئی over_act ثابت ہو۔

چہارم: یہ کہ جہاں تک ملزم گل زرین کے اقبال جرم کا تعلق ہے تو اس بارے میں قانون کا مسلمہ اصول ہے کہ شریک ملزم کی حد تک اقبال جرم اس وقت تک نا قابل ادخال شہادت ہے جب تک اس کے بیان کو کسی دیگر شہادت کے ذریعے Corroborate نہ کیا جائے۔

لہذا ان حالات میں جبکہ استغاثہ برخلاف ملزم احسان الحق اپنا مقدمہ ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہتا ہے لہذا ملزم کو بری کیا جاتا ہے۔ ملزم ضمانت پر ہے لہذا ان کے ضامنان کو بعد از گزرنے میعاد اپیل / نگرانی مچلکہ کی ذمہ داریوں سے بری الذمہ قرار دیا جاتا ہے۔ مال مقدمہ بعد از گزرنے میعاد اپیل رنگرانی حسب ضابطہ

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
26/4/16

R.No. 489/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

120

(۱۳)

16

نمٹایا جائے۔ مثل بعد از ترتیب و تکمیل داخل دفتر ہو۔

حکم سنایا گیا۔

07.04.2016

(شوکت احمد خان)

ایڈیشنل سیشن جج/اضافی ضلع قاضی

چترال

سرٹیفکیٹ:

تصدیق دیجاتی ہے کہ فیصلہ ہذا مشتمل بر (۱۳) صفحات ہے اور ہر صفحہ پر بعد از درستگی جہاں ضروری تھی میرے دستخط ثبت ہیں۔

(شوکت احمد خان)

ایڈیشنل سیشن جج/اضافی ضلع قاضی

چترال

Attested
Copy Clerk
Session Court/ZQ
Chitral
26/4/16

R.Rno: 489/16

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

(17)

Parents Teachers Association (P.T.A.) عنوان: پی۔ٹی۔اے۔

گورنمنٹ ہائی سکول سونیر دروش ضلع چترال

بخدمت جناب:

جناب ڈی۔ای۔او (D.E.O.) اور ڈپٹی ڈی۔ای۔او (D.D.E.O) صاحب

محکمہ تعلیم ضلع چترال۔

السلام علیکم:

بعد سلام مسنون خلاصہ کلام اینکہ مسمی احسان الحق C.T گورنمنٹ ہائی
سکول سونیر حال ٹرانسفر شدہ تو گورنمنٹ مڈل سکول رمبور ضلع چترال عدالتی حکم
Stay order محررہ 27/08/2014 کے دوران یکم ستمبر 2014 تا 15-05-2015 سکول ھذا یعنی
گورنمنٹ ہائی سکول سونیر میں ~~باقاعدگی سے~~ باقاعدگی سے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیتا رہا ہے۔
اس دوران ہم نے اسے اپنے سکول میں آن ڈیوٹی حاضر اور طلباء کیساتھ مصروف کار
پایا ہے۔ ہم اسکی ڈیوٹی اور کام سے مطمئن ہیں۔

لہذا عدالتی کاروائی کی پاداش میں انکے خلاف انتقامی کاروائی
(تنخواہ بند کرنا) بلا جواز اور زیادتی ہے۔ باقی حاضری کے رجسٹر سکول کے انچارج / انتظامیہ
انکو کیوں نہیں دیتے تھے، انکو حاضری لگانے کیوں نہیں دیا جاتا تھا۔ آپ لوگ اسکے ساتھ کیوں
تعصب رکھتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کی طرف سے کیا تحریری حکم / آرڈر انکو دکھایا گیا تھا؟
یہ سوال آپ لوگوں اور سکول کے انچارج ہی سے پوچھا جا سکتا ہے۔

P—T—O

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

(18)

باقی ہمیں یہ بخوبی علم ہے کہ اُس نے ٹرانسفر کے خلاف عدالت میں گیا تھا۔
اور عدالت نے اس کو stay order دیا تھا۔ جسکی کاپی / نقل عدالت کی طرف سے
آپ لوگوں کو بھی ملی ہوئی ہوگی۔ اسی ہی stay order کے تحت مذکورہ استاد
ہمارے سکول میں اپنی ڈیوٹیاں بخوبی سرانجام دیتا رہا۔
خیر اندیش

دستخط
چیرمین PTA گورنمنٹ ہائی سکول سوہر
بقلم خود
شناختی کارڈ نمبر 15201-0576401-5
Cell # 0321-9769055

ممبر P.T.C کونسل عباس خان ولد باچہ خان
مذکورہ استاد ریگولر سکول حاضر میں حاضری دے رہا تھا
لہٰذا تصدیق دی جاتی ہے۔ فقط ممبر PTC گورنمنٹ ہائی سکول سوہر
عباس خان
9/07/2015
15201-0578630-7

C.T
تصدیق دی جاتی ہے کہ مسمی صبا الحق
سکول ہذا میں ریگولر اور ڈیوٹی فل
استاد رہا ہے اور ہے
کسی ممبر غیر حاضری
میری کوئی نہیں ہے

ATTESTED
TO BE TRUE COPY

PTC ممبر سعد علی اکبر
15201-1700713-5
9/7/2015

Education #1

PART II—REMARKS

For Statistics, see page

Remarks	*Action taken by the Authorities

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام معائنہ افسر :- احسان الحق DDEO (M) چترال

نام ادارہ :- گورنمنٹ مڈل سکول ریور

آج مورخہ 13-09-2014 کو سکول ھذا کا اچانک معائنہ کیا۔ ہیڈ ماسٹر محمد نادر خان 85 سمیت دیگر اساتذہ کو حاضر و مصروف کار پایا۔ جبکہ شاہ [illegible] DM کو رخصت پر پایا۔ احسان الحق CT کورٹ سے Stay order لیا ہے۔

حاضری طلباء :-

ششم	ہفتم	ہشتم		میزان
42/47	45/51	46/52	=	127/150

سہولیات :- سکول ھذا میں تدریسی و بنیادی سہولیات موجود ہے تاہم سکول ھذا کو حال ہی میں ہائی سکول تک اپگریڈ کیا گیا عنقریب تعمیراتی کام شروع کیا جائے گا۔

مفت تدریسی کتب :- تمام طلباء کو مفت تدریسی کتب کو مہیا کی گئی ہے

داخلہ مہم :- محکمہ تعلیم ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن صوبہ [illegible] ہدایات کے مطابق یکم ستمبر 2014 داخلہ مہم بھرپور شروع کیا جائے۔ تاکہ کوئی تعلیم سے محروم نہ رہے۔

نقل بخدمت DEO (M) چترال۔

[signature]

ATTESTED TO BE TRUE COPY